الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کرنسی کی تجارت کرنی جائز ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

(وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا) (البقرۃ: 275)

اللہ تعالی نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے۔

لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ مجلس عقد میں ہی کرنسی اپنے قبضہ میں کرنا ہوگی، تو اس طرح روپیہ درہم کے ساتھ اس شرط پر فروخت ہوسکتا ہے جب اسی مجلس میں ہی کرنسی ایک دوسرے کے سپرد کر دی جائے۔

لیکن اگر کرنسی ایک ہی ملک کی ہو مثلا ایک روپے کو دو روپے کے بدلے فروخت کیا جائے تو یہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ ربا الفضل (زیادہ سود) کی قسم میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ جب کرنسی ایک ہو تو پھر مجلس میں ہی قبضہ میں لینا اور برابر ہونا ضروری ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ) (صحیح مسلم، المساقاۃ: 1587).

سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو، کھجور کے عوض کھجور اور نمک کے عوض نمک (کا لین دین) مثل بمثل، یکساں، برابر برابر اور نقد بنقد ہے۔ جب اصناف مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیع کرو بشرطیکہ وہ دست بدست ہو۔

ایک ملک کی کرنسی کا دوسرے ملک کی کرنسی سے تبادلہ کرنا ایسے ہی ہے جیسا سونے کا تبادلہ چاندی سے کرنا، اس لیے ضروری ہے کہ تبادلہ کرتے وقت فورا اسی مجلس میں دونوں ملکوں کی کرنسی ایک دوسرے کے حوالے کر دی جائے۔

کسی کے بنک میں رقم منتقل کر دینا اس کے حوالے کرنے کی ہی طرح ہے۔

اگر مذکورہ بالا شرطیں پائی جا رہی ہے تو یہ کاروبار حلال ہوگا اور آپ اس میں شراکت داری کر سکتے ہیں۔

واللہ أعلم بالصواب.

محدث فتوی کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

04. فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد حفظہ اللہ